سورة البقرة

آيات ٨٩ - ٩٦

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ
يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز
فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَهُوَ الْحَقُّ
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ
اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا

الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ

اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ

اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع

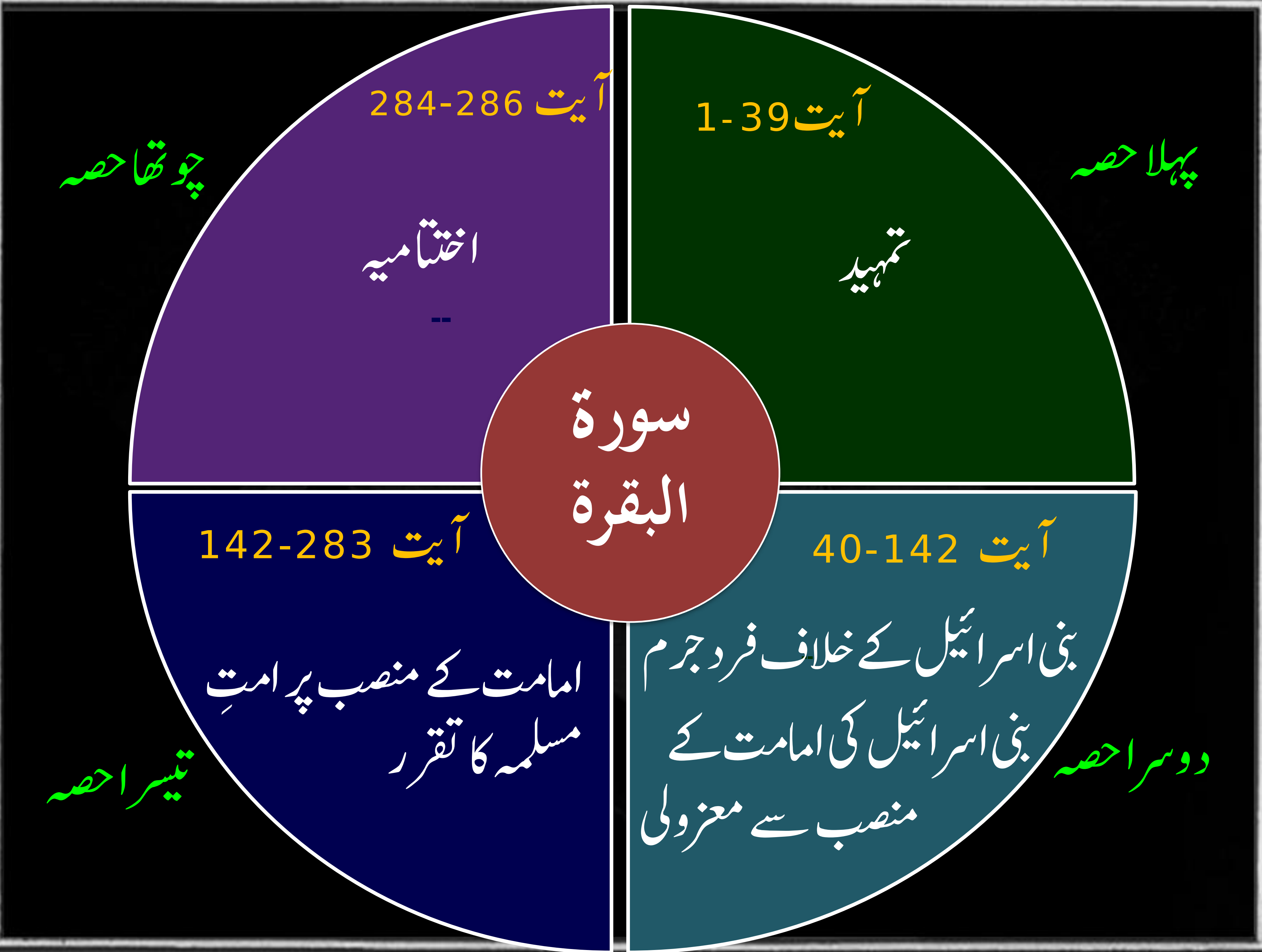
سورة البقرة
آیت 1-39
پہلا حصہ
تمہید
آیت 40-142
دوسرا حصہ
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 142-283
تیسرا حصہ
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
آیت 284-286
چوتھا حصہ
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاد دہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وَلَمَّا جَآءَهُمْ - اور جب آئی ان کے پاس

كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ - اللہ کے پاس سے ایک کتاب

مُصَدِّقٌ - تصدیق کرنے والی

لِّمَا مَعَهُمْ - اس کی جو ان کے ساتھ ہے

وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ - اس حال میں کہ وہ لوگ اس سے پہلے

يَسْتَفْتِحُوْنَ - فتح مانگا کرتے تھے (ف ت ح)

اِستَفْتَحَ يَسْتَفْتِحُ ، اِسْتَفْتَاحًا فتح و نصرت طلب کرنا (X)

عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - ان پر جنھوں نے کفر کیا

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾

فَلَمَّا - تو جب

جَآءَهُمْ - آیا ان کے پاس

مَّا عَرَفُوْا - وہ جس کو انہوں نے پہچانا

كَفَرُوْا بِهٖ - تو انہوں نے انکار کیا اس کا

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ - تو اللہ کی رحمت سے دوری ہے

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ - انکار کرنے والوں پر

وَلَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ وَ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ
يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَى الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا بِهٖ ۡ فَلَعۡنَةُ
اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۹﴾

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب آئی جو تصدیق کرتی ہے اس کی جو ان کے پاس ہے اور اس سے پہلے وہ کفار پر فتح مانگا کرتے تھے پھر جب ان کے پاس وہ چیز آئی جسے انہوں نے پہچان لیا تو اس کا انکار کیا سو کافروں پر اللہ کی لعنت ہے

And when there comes to them a Book from Allah, confirming what is with them,- although from of old they had prayed for victory against those without Faith,- when there comes to them that which they (should) have recognised, they refuse to believe in it but the curse of Allah is on those without Faith.

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

یہود پر قرآن کا احسان

- یہاں کتاب سے مراد قرآن مجید ہے جو ان پیشین گوئیوں کی تصدیق کرتا ہوا نازل ہوا تھا جو اس کے بارے میں یہود کے صحیفوں میں وارد تھیں
- کہ قرآن کریم ایک طرف تورات اور انجیل کی تصدیق کرتا ہے اور دوسری طرف وہ تورات اور انجیل کی پیشین گوئیوں کا مصداق بن کر آیا ہے
- نبی ﷺ کی آمد سے پہلے یہودی بے چینی کے ساتھ اس نبی کے منتظر تھے جس کی بعثت کی پیشین گوئیاں ان کے انبیاء نے کی تھیں۔ وہ دُعائیں مانگا کرتے تھے کہ جلدی سے وہ آئے تو کفار کا غلبہ مٹے اور پھر ہمارے عروج کا دور شروع ہو۔
- لیکن جب وہ نبی آگیا جس کی علامتیں پچھلے صحیفوں میں بیان ہوئی ہیں اور یہود نے اس کو اچھی طرح پہچان بھی لیا تو محض ضد اور حسد کی وجہ سے اس کا انکار کر دیا، یہی نہیں بلکہ اپنا پورا اثر ورسوخ اور تمام تر وسائل آپ کی دعوت اور آپ کے پیغام کو ناکام کرنے میں جھونک دیئے

بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بَغۡيًا اَنۡ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ

بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا - کتنا برا ہے وہ انھوں نے جو خریدا

بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ - جس کے بدلے اپنے جانوں کو

اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا - کہ وہ لوگ انکار کرتے ہیں

بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ -اس کا جسے اللہ نے اتارا

بَغۡيًا -سرکشی کرتے ہوئے

اَنۡ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ - کہ اللہ اتارتا ہے

مِنۡ فَضۡلِهٖ - اپنے فضل میں سے

عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ - جس پر وہ چاہتا ہے

مِنۡ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ‌ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۹۰﴾

مِنۡ عِبَادِهٖ - اپنے بندوں میں سے

فَبَآءُوۡ - پس وہ لوگ لوٹے (ب و أ) بَاءَ يَبُوءُ ، بَوْءًا - واپس آنا، لوٹنا، لانا

کسی کا ایسی حالت میں لوٹنا کہ اعمال کا عوض اس کے سامنے ہو | اچھی سے بری حالت میں لوٹنا

بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ - غضب پر غضب کے ساتھ

وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ - اور کافروں کے لیے ہے

عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ - ایک ذلیل کرنے والا عذاب

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩٠

کیا ہی بری ہے وہ چیز جس سے انھوں نے اپنی جانوں کا مبادلہ کیا کہ وہ انکار
کر رہے ہیں اس چیز کا جو اللہ نے اتاری ہے محض اس سرکشی کی بنا پر کہ اللہ
نازل کرے اپنا فضل جس پر چاہے اپنے بندوں میں سے۔ پس وہ اللہ کا غضب
در غضب لے کر لوٹے اور منکروں کے لیے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے

Miserable is the price for which they have sold their souls, in that they deny (the revelation) which Allah has sent down, in insolent envy that Allah of His Grace should send it to any of His servants He pleases: Thus have they drawn on themselves Wrath upon Wrath. And humiliating is the punishment of those who reject Faith.

بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بَغۡيًا اَنۡ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ

بنی اسرائیل کے انکار کی اصل وجہ۔ نسل اور قومیت کی ملعون عصبیت

- یہود کے ہاں راسخ خیال یہ تھا کہ نبوت و رسالت بنی اسرائیل کی خصوصیت ہے
- اللہ اپنے فضل و کرم (وحی و رسالت) سے جسے چاہے نواز دے یہ اسکا حق (Prerogative) ہے
- غیر یہود (بنی اسماعیل) میں آخری رسول کا آجانا نہ صرف انہوں نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ اس کی مخالفت اور دشمنی میں اپنے تمام وسائل جھونک دیئے
- قرآن نے اس حقیقت کو بار بار واضح کیا ہے کہ یہود کا یہ کفر و انکار کسی اجتہادی غلطی کی بنا پر، فکر و نظر کے کسی دھوکے یا مغالطہ کی بنا پر نہ تھا۔ بلکہ اس کی وجہ ان کا حسد، ان کی نسل پرستی، ان کے تکبر، سرکشی اور بغاوت کی وجہ سے تھا
- قرآن نے اسے اپنے جان کے بدلے کفر کا سودا قرار دیا ہے
- اس پہ وہ غضب پر غضب کے مستحق۔ پہلے غضب کے مستحق وہ موسیٰ علیہ السلام کے توسط سے بندھے عہد کو توڑ دینے پر ہوئے، دوسرے غضب کے مستحق وہ اب ہوئے جب قرآن کے ذریعے سے انھیں اس عہد میں داخل ہونے کا موقع ملا اور انھوں نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا نُؤۡمِنُ بِمَآ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَيَكۡفُرُوۡنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ - اور جب کہا جاتا ہے ان سے

اٰمِنُوۡا -ایمان لاؤ

بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ -اس پر جو اتارا اللہ نے

قَالُوۡا- تو وہ کہتے ہیں

نُؤۡمِنُ - ہم ایمان لاتے ہیں

بِمَآ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا - اس پر جو اتارا اللہ نے ہم پر

وَيَكۡفُرُوۡنَ - اور انکار کرتے ہیں

بِمَا وَرَآءَهٗ - اس کو جو اس کے بعد

وَرَآء - پیچھے، آگے، سامنے، پرے، اِدھر اُدھر، اس کے علاوہ

وَهُوَالۡحَقُّ مُصَدِّقًالِّمَا مَعَهُمۡ ؕ قُلۡ فَلِمَ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿٩١﴾

وَهُوَالۡحَقُّ ۔وہ کل کا کل حق ہے

مُصَدِّقًالِّمَا مَعَهُمۡ ۔ تصدیق کرنے والا اسکی جو ان کے پاس ہے

قُلۡ ۔ آپ کہیے

فَلِمَ تَقۡتُلُوۡنَ ۔تو پھر کیوں تم قتل کیا کرتے تھے

اَنۡۢبِيَآءَ اللّٰهِ ۔ اللہ کے نبیوں کو

مِنۡ قَبۡلُ ۔اس سے پہلے

اِنۡ كُنۡتُمۡ ۔اگر تم لوگ ہو

مُّؤۡمِنِيۡنَ ۔ایمان لانے والے

وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا نُؤۡمِنُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَ يَكۡفُرُوۡنَ بِمَا
وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الۡحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمۡ ‌ؕ قُلۡ فَلِمَ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ
كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۱﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز پر ایمان لاؤ جو اللہ نے اتاری ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر تو ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے اس سے کفر کرتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے اور تصدیق کرنے والا ہے اس کی جو ان کے پاس ہے۔ آپ کہئے ! پھر تم اللہ کے پیغمبروں کو اس سے پہلے کیوں قتل کرتے رہے ہو، اگر تم مومن ہو ؟

When it is said to them, "Believe in what Allah Hath sent down, "they say, "We believe in what was sent down to us:" yet they reject all besides, even if it be Truth confirming what is with them. Say: "Why then have ye slain the prophets of Allah in times gone by, if ye did indeed believe?"

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا نُؤۡمِنُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَيَكۡفُرُوۡنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ‌ۗ

یہود کے دعوائے ایمان کی حقیقت

- اہل کتاب کو جب اتباعِ حق کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں ہمارے پاس ہمارا دین موجود ہے۔ ہمیں کسی نئی تعلیم کی ضرورت نہیں
- درحقیقت وہ اپنی کتاب اور اپنے دین پر بھی ایمان رکھنے والے نہیں ہیں اس کو پڑھ کے دیکھ لیں کہ کس طرح اس نبی آخر الزماں کے بارے میں واضح پیشن گوئیاں وہاں موجود ہیں
- ان کی دعوائے ایمان کی حقیقت واضح کرنے کے لیے اور اس کتاب پر ان کے ایمان کی قلعی کھولنے کے لیے، جس کا حوالہ وہ بڑے ناز سے دیتے ہیں ان سے پوچھا گیا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ کہ انبیاءِ بنی اسرائیل تمہارے پاس جو تعلیم وہدایت لے کر آئے تھے، تم ان پر ایمان لائے ہوئے تھے، تو اگر تم سچے مومن تھے، تو تم نے انبیاءِ عظام کو قتل کیوں کیا؟
- انہیں حق سے کیا واسطہ ؟ کفر بیچنے والے اور کفر خریدنے والے، انبیاء و مصلحین کو قتل کرنے والے، استکبار، ظلم و تعدی کے رسیا، بغض و حسد کے مریض، احسان فراموش، انسانیت کے شعور سے عاری، شجرِ انسانیت سے لاتعلق، پوری انسانیت کے خلاف سازشیں کرنے والے

وَلَقَدۡ جَآءَكُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۹۲﴾

وَلَقَدۡ - اور یقیناً

جَآءَكُمۡ مُّوۡسٰى - آ چکے تمہارے پاس موسیٰ

بِالۡبَيِّنٰتِ - واضح نشانیوں کے ساتھ

ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ - پھر تم لوگوں نے بنایا

الۡعِجۡلَ - بچھڑے کو (الٰہ)

مِنۡۢ بَعۡدِهٖ - ان کے بعد

وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ - اور تم لوگ ہو ہی ظلم کرنے والے

وَلَقَدۡ جَآءَكُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَ
اَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۹۲﴾

تمہارے پاس موسیٰؑ کیسی کیسی روشن نشانیوں کے ساتھ آیا پھر بھی
تم ایسے ظالم تھے کہ اس کے پیٹھ موڑتے ہی بچھڑے کو معبود بنا بیٹھے

And Moses came unto you with clear proofs (of Allah's Sovereignty), yet, while he was away, ye chose the calf (for worship) and ye were wrong-doers.

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّ اسۡمَعُوۡا ؕ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا ۗ

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ - اور جب ہم نے لیا تم سے پختہ عہد

وَ رَفَعۡنَا - اور ہم نے بلند کیا

فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ - تمہارے اوپر کوہ طور کو

خُذُوۡا مَآ - (کہ) تم لوگ پکڑو

اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ -اس کو جو ہم نے دیا تم کو قوت سے

وَّ اسۡمَعُوۡا -اور تم لوگ سنو

قَالُوۡا -انہوں نے کہا

سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا -ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی

وَ اُشۡرِبُوۡا فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡعِجۡلَ بِكُفۡرِهِمۡ‌ؕ قُلۡ بِئۡسَمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ اِيۡمَانُكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ‏﴿۹۳﴾

وَ اُشۡرِبُوۡا ۔اور پلادی گئی

فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡعِجۡلَ ۔ ان کے دلوں میں بچھڑے کی (محبت)

بِكُفۡرِهِمۡ ۔ ان کے کفر کے سبب

قُلۡ بِئۡسَمَا ۔ آپ کہہ دیجیے کتنا برا ہے وہ جو

يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ ۔ تم کو حکم دیتا ہے

اِيۡمَانُكُمۡ ۔ ایمان تمہارا

اِنۡ كُنۡتُمۡ ۔اگر تم لوگ ہو

مُّؤۡمِنِيۡنَ ۔ایمان لانے والے

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَکُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَاۤ اٰتَیۡنٰکُمۡ بِقُوَّۃٍ وَّ
اسۡمَعُوۡا ؕ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ عَصَیۡنَا ٭ وَ اُشۡرِبُوۡا فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الۡعِجۡلَ بِکُفۡرِہِمۡ ؕ قُلۡ
بِئۡسَمَا یَاۡمُرُکُمۡ بِہٖۤ اِیۡمَانُکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۹۳﴾

اور یاد کرو جب کہ ہم نے تم سے عہد لیا تھا اور تمہارے اوپر طور کو اٹھایا اور حکم دیا کہ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور سنو۔ انھوں نے کہا ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور ان کے کفر کے سبب سے بچھڑے کی پرستش ان کے دلوں میں رچ بس گئی۔ ان سے کہو ! اگر تم مومن ہو

And remember We took your covenant and We raised above you (the towering height) of Mount (Sinai): (Saying): "Hold firmly to what We have given you, and hearken (to the Law)": They said:" We hear, and we disobey:" And they had to drink into their hearts (of the taint) of the calf because of their Faithlessness. Say: "Vile indeed are the behests of your Faith if ye have any faith!"

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَکُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَاۤ اٰتَیۡنٰکُمۡ بِقُوَّۃٍ وَّ اسۡمَعُوۡا ؕ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ عَصَیۡنَا ٭

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت

- اللہ نے جب بنی اسرائیل سے عہد لیا جس کا تذکرہ آیت ۶۳ میں گذر چکا، یہاں اس عہد کی نسبت یہود کے جواب اور طرزِ عمل کا ذکر ہے
- انہوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا ہے، مگر مانیں گے نہیں ! سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا کے بجائے سَمِعۡنَا وَعَصَیۡنَا کہتے۔ انہیں بتایا جارہا ہے کہ یہ تھا تمہارا حال سمع وطاعت کے حوالے سے
- بظاہر وہ اللہ کے احکام کو سنتے اور اطاعت کا دم بھرتے تھے، لیکن باطن میں نافرمانی اور عصیان چٹکیاں لے رہا ہوتا تھا اسی کی سزا انہیں یہ ملی کہ ان کے رگ وپے میں عجل پرستی کی محبت اتار دی گئی اور وہ بہانے بہانے سے شرک کی مختلف صورتوں میں ملوث ہوتے رہے
- آج نبی اکرم ﷺ کی دعوت کے مقابلے میں کتاب وشریعت کی پیروی کا ایک جھوٹا بہروپ اختیار کر رکھا ہے اس کی حقیت یہ ہے جو قرآن بیان کر رہا ہے
- تمہیں مومن ہونے کا دعویٰ ہے لیکن کرتوت تمہارے یہ ہیں۔ یہ کیسا ایمان ہے جو تمہیں ایسی بری حرکات کا حکم دیتا ہے۔؟

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

قُلْ اِنْ - آپ کہہ دیں اگر

كَانَتْ لَكُمُ - ہے تمہارے لیے

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ - آخرت کا گھر

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً - اللہ کے پاس خاص کر

مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ - لوگوں کو چھوڑ کر

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ - تو تم لوگ تمنا کرو (م ن ي)

تَمَنَّىٰ يَتَمَنَّىٰ ، تَمَنِّيًا (V)
تمنا کرنا

اِنْ كُنْتُمْ - اگر تم ہو

صٰدِقِيْنَ - سچے

قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَـكُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ
فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۹۴﴾

اِن سے کہو کہ اگر واقعی اللہ کے نزدیک آخرت کا گھر تمام انسانوں
کو چھوڑ کر صرف تمہارے ہی لیے مخصوص ہے، تب تو تمہیں
چاہیے کہ موت کی تمنا کرو، اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو

Say (unto them): If the abode of the Hereafter in the providence of Allah is indeed for you alone and not for others of mankind (as ye pretend), then long for death if ye are truthful.

محمد اقبال

وَلَنۡ يَّتَمَنَّوۡهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۹۵﴾

وَلَنۡ - اور ہرگز نہیں

يَّتَمَنَّوۡهُ - وہ تمنا کریں گے اس کی

اَبَدًا - کبھی بھی

بِمَا قَدَّمَتۡ - بسبب اس کے جو آگے بھیجا

اَيۡدِيۡهِمۡ - ان کے ہاتھوں نے

وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ - اور اللہ خوب جاننے والا ہے

بِالظّٰلِمِيۡنَ - ظلم کرنے والوں کو

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

اور یہ ہر گز آرزو نہیں کریں گے موت کی بسبب ان کرتوتوں کے
جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ ان ظالموں
سے بخوبی واقف ہے

But they will never long for death, because of that which their own hands have sent before them. Allah is aware of evil-doers.

محمد اقبال

قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَكُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۹۴﴾

یہود کے زعم و پندار پہ ایک ضرب ۔ ان کی دنیا پرستی پر ایک تعریض

- یہود کو یہ زعم تھا کہ ہم تو اللہ کے بڑے چہیتے ہیں، لاڈلے ہیں، اس کے بیٹوں کی مانند ہیں، ہم اولیاء اللہ ہیں، ہم اس کے پسندیدہ اور چنیدہ لوگ ہیں، لہٰذا آخرت کا گھر ہمارے ہی لیے ہے
- ان کے اس زعم پہ ضرب لگانے کے لیے ان کے سامنے ایک Litmus test رکھا جارہا ہے
- اگر تم اپنے خیالات میں واقعی راسخ ہو اور تمہارا یہ عقیدہ واقعی ایک پختہ عقیدہ ہے اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ آخرت میں جو راحت و آرام اور جو رفعت و منزلت ہے، دنیا میں اس کا تصور بھی محال ہے تو آخرت میں جانے (موت) کی آرزو کرو اور دعائیں مانگو۔
- اس سے یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ تم جو دعوٰی کرتے ہو وہ بالکل حقیقت ہے اور اس حقیقت اور تمہارے عمل میں کوئی تضاد نہیں — یہ تمہاری صداقت کی دلیل ہوگی
- لیکن اگر دنیا میں رہنے کی خواہش دل میں مضبوط ہے تو پھر یا تو آخرت پر ایمان نہیں یا اپنا معاملہ اللہ کے ساتھ خلوص و اخلاص پر مبنی نہیں۔ (یہ لٹمس ٹیسٹ ہم سب کے لیے ہے)

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

اعجازِ قرآن کی دلیل

- قرآن کا حیرت انگیز انکشاف۔ یہود اپنے ان دعوؤں کے باوجود کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے
- یہ دعوی اس بناپر کہ اللہ کو ان کے احوال معلوم ہیں اور وہ یہ جانتے ہیں کہ ان کی کتاب و شریعت میں ایمان و عمل ہی کو آخرت کی بنیاد قرار دیا گیا ہے نسل اور نسب کو نجات کی بنیاد قرار دینا ان کی اپنی اختراع ہے جیسے انہوں نے قومی اور سیاسی مصلحتوں کے تحت اختیار کیا اور پھر اللہ کی کتاب میں ترمیم اور تحریف کرتے ہوئے اسے عقائد کا حصہ بنالیا۔
- اس حقیقت کے شناسا ہونے کی وجہ سے وہ کبھی بھی موت کی تمنا کرنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کی زندگی میں ایسی کوئی خوبی نہیں جو انہیں جنت کا وارث بنا دے
- نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ لوگ اپنی ہٹ پر قائم رہتے ہوئے موت کی تمنا کردیتے تو اللہ تعالیٰ ان پر موت طاری کردیتا اور ایک یہودی بھی زندہ نہ رہتا۔
- لیکن حقیقتِ حال سے باخبر ہونے کے باعث انہوں نے اسے چیلنج کو قبول نہیں کیا

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ

وَلَتَجِدَنَّهُمْ - اور لازماً تم پاؤ گے ان کو | وَجَدَ يَجِدُ ، وِجْدَانًا و وَجُودًا پانا

اَحْرَصَ النَّاسِ -لوگوں میں سب سے زیادہ حریص

عَلٰى حَيٰوةٍ - زندگی پر

وَ مِنَ الَّذِيْنَ - اور ان لوگوں سے (بھی زیادہ) جنہوں نے

اَشْرَكُوْا - شریک کیا

يَوَدُّ - چاہتا ہے (و د د) | وَدَّ يَوَدُّ ، وُدًّا و مَوَدَّةً محبت کرنا، چاہنا، خواہش کرنا

اَحَدُهُمْ - ان میں سے ہر ایک

لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾

لَوْ يُعَمَّرُ - کاش وہ عمر دیا جائے

عَمَّرَ يُعَمِّرُ ، تَعْمِيْرًا عمر دراز کرنا (II)

اَلْفَ سَنَةٍ - ہزار سال کی

الف (ہزار) کا لفظ کثرت پہ دلالت کرتا ہے

وَمَا هُوَ - اور نہیں ہے وہ

بِمُزَحْزِحِهٖ - بچانے والی اس کو

(ز ح ز ح) زَحْزَحَ يُزَحْزِحُ دور کرنا، بچانا

مِنَ الْعَذَابِ - عذاب سے

اَنْ يُّعَمَّرَ - وہ عمر دیا جائے (لمبی)

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ - اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے

بِمَا يَعْمَلُوْنَ - اس کو جو یہ لوگ کرتے ہیں

وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾

تم انہیں سب سے بڑھ کر جینے کا حریص پاؤگے حتیٰ کہ یہ اِس معاملے میں مشرکوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں ان میں سے ایک ایک شخص یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہزار برس جیے، حالانکہ لمبی عمر بہر حال اُسے عذاب سے تو دور نہیں پھینک سکتی جیسے کچھ اعمال یہ کر رہے ہیں، اللہ تو انہیں دیکھ ہی رہا ہے

And you will indeed find them, of all people, most greedy of life,-even more than the idolaters: Each one of them wishes He could be given a life of a thousand years: But the grant of such life will not save him from (due) punishment. For Allah sees well all that they do.

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ

درازیِ عمر کی خواہش وہ مشرکین سے بھی آگے

- آخرت کے بارے میں ان کے دعوے سراسر بے بنیاد دعوے ہیں، ان کا عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ عملی زندگی میں تو یہ کبھی بھول کر بھی آخرت کا نام لینا پسند نہیں کرتے
- دنیاوی زندگی انھیں اس حد تک عزیز ہے کہ ان میں سے ایک ایک آدمی کی یہ خواہش ہے کہ کاش اسے ہزار ہزار سال کی زندگی مل جائے
- یہ زندگی کی حرص میں مشرکین سے بھی کہیں بڑھ کرہ ہیں
- مشرکین کی زندگی کے بارے میں حرص تو سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ ان کے نزدیک سب کچھ یہی دنیا ہے کوئی حساب کتاب، کوئی آخرت، کسی جزاسزا کا کوئی تصور نہیں
- لیکن جن لوگوں کو کتاب، شریعت دی گئ جن کے اندر ہزاروں پیغمبر اور مصلحین بھیجے گئے ان کا زندگی پہ حریص ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ان تعلیمات کو کچھ نہیں سمجھتے
- بلاغت- یہ محض زندگی (حَیٰوۃ) کے حریص- عزّت وشرافت کی ہو یا ذلت اور کمینہ پن کی۔